بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی حضرت مفتی صاحب زید مجدہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مندرجہ ذیل تفصیلات کی روشنی میں شرعی رائے مطلوب ہے:

زید ایک مدرسہ کے لئے چندہ کی تحصیل کرتا ہے اور 5 فیصد کمیشن لیتا ہے، مدرسہ کے مرحوم بانی ایک بڑے عالم تھے اور ان کے معتقدین مدرسہ کی امداد کرتے رہتے ہیں، زید اکثر انہیں معتقدین سے چندے کی تحصیل کرتا ہے، زید کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ دینے والے چندہ مدرسہ میں آکر دینے کے بجائے مجھے دیں تاکہ میرا کمیشن اس پر بن سکے، نیز اگر کسی اور کو چندہ کی تحصیل کے لئے بھیج دیا جائے تو ناراض ہوتے ہیں۔ اس بارے میں تین مسائل خصوصا درپیش ہیں:

ا...... زید کا کمیشن 5 فیصد طے ہے، تاہم اس کا کہنا ہے کہ جس طرح سال بہ سال دیگر ملازمین ومدرسین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جاتا ہے اسی طرح میرے کمیشن کی شرح بھی بڑھنی چاہئے بالخصوص جبکہ بعض دیگر محصلین کو مدرسہ 7 فیصد کمیشن دے رہا ہے (انتظامیہ مدرسہ کا موقف یہ ہے کہ دیگر محصلین اجنبی علاقوں اور اجنبی افراد سے چندہ کی تحصیل کرتے ہیں جبکہ آپ بانیِ مدرسہ کے معتقدین سے، آپ کو نہ مدرسہ کا تعارف کرانا پڑتا ہے نہ ہی آمادہ کرنے کے لئے زیادہ مشقت کرنی پڑتی ہے)۔

۲...... کچھ لوگ مدرسہ کو ہر ماہ چندے کی مخصوص رقم دیتے ہیں، زید وہ چندہ وصول کرکے اس رقم پر بھی کمیشن لیتا ہے حالانکہ اگر مدرسہ کسی بھی قاصد کو بھیج دے تو وہ لوگ چندہ کی رقم اس کے حوالے کردیں گے۔

۳...... زید مدرسہ کے چندہ کی رسیدیں اپنے نام پر لیکر دوسرے افراد کے حوالے کردیتا ہے، وہ للہ مدرسے کے لئے چندہ کرتے ہیں تاہم زید اس رقم پر بھی کمیشن چاہتا ہے کیونکہ رسیدات اس کے نام پر نکالی گئیں اور اس نے دوسروں کے حوالے کی تھیں، تاہم اگر ان افراد کو معلوم ہوجائے کہ زید ان کے جمع کئے ہوئے چندہ پر کمیشن لیتے ہیں تو وہ افسوس کا شکار ہوں اور شاید آئندہ چندہ کرنے سے عذر کریں۔

کیا مندرجہ بالا تین صورتوں میں زید کمیشن کا مستحق ہے؟

والسلام

عبیدالرحمٰن آفاقی

دار الافتاء — فتوی نمبر ۱۳۰۶/۲۹ — مورخہ

(جوابات منسلک ہیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًومصلیاً

(۱)..........مذکورہ صورت میں اگر زید کی کارکردگی کے پیشِ نظر حسب مصلحتِ مدرسہ ان کا کمیشن بڑھانا مناسب ہو تو ایسا کرنا جائز ہے، البتہ مدرسہ کی مصلحت کے مطابق شرائط طے کرلی جائیں۔

(۲)..........اگر زید سے یہ بات طے ہوئی تھی کہ جو چندہ وہ اپنی محنت سے جمع کر کے مدرسہ میں جمع کرائیں گے اس پر مدرسہ انہیں 5 فیصد کمیشن دے گا تو وہ اپنی محنت سے جمع کیے ہوئے چندہ پر کمیشن کے مستحق ہونگے، اور مدرسہ سے وابستہ جو افراد مدرسہ کے بھیجے ہوئے کسی بھی قاصد کو چندہ کی رقم دیدیتے ہوں تو چونکہ سفیر کا کسی محنت کے بغیر ان افراد سے چندہ کی تحصیل کرنا اور مدرسہ کا اس پر سفیر کو کمیشن دینا بظاہر وقف کی مصلحت کے خلاف ہے اس لئے مدرسہ کو چاہئے کہ زید اور اپنے دیگر سفراء کو ایسے افراد سے چندہ وصول کرنے پر کمیشن دینے سے معذرت کرلے اور اگر یہ حضرات کمیشن کے بغیر رقم وصول کرنے سے بھی انکار کردیں تو مدرسہ قاصد بھیج کر ان سے چندہ کی تحصیل کا انتظام کرے۔

(۳)..........مذکورہ صورت میں اگر زید کی دی ہوئی رسیدوں پر لوجہ اللہ چندہ کرنے والے افراد چندے کی رقم زید کے حوالے کرتے ہوں اور زید مدرسہ میں جمع کراتے ہوں، اور وہ افراد مدرسہ کے ایسے متعلقین ہوں جو زید کے تعلق کے بجائے محض مدرسہ کے تعلق کی وجہ سے چندہ کرتے ہوں اور زید کے کمیشن لینے کی خبر ہونے پر ان کے دلبرداشتہ ہوکر آئندہ چندہ سے عذر کرنے اور مدرسہ سے بدظن ہونے کا اندیشہ ہو تو مدرسہ کی انتظامیہ کو چاہئے کہ زید کو اس معاملہ سے منع کرے اور صاف کہدے کہ چونکہ یہ افراد محض مدرسہ کے تعلق کی وجہ سے لوجہ اللہ چندہ کرتے ہیں اس لئے ایسے متعلقین کے کیے ہوئے چندہ پر آپ کو کمیشن نہیں دیا جائیگا، خواہ ان کو دی ہوئی رسید آپ کے نام پر جاری کی گئی ہو، اور بہتر یہ ہے ایسے افراد کو مدرسہ خود اپنے کسی قاصد کے ذریعہ رسیدات بھجوادیا کرے، کیونکہ مدرسہ کے ذمہ دار حضرات کے لئے وقف کی مصلحت کو مقدم رکھنا ضروری ہے۔..والله سبحانہٗ اعلم

(بندہ محمود الحسن عفی عنہٗ)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۷ شوال المکرم ۱۴۳۱ھ

7/1اکتوبر 2010ء

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۲۷/۱۰/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
۲۷/۱۰/۱۴۳۱ھ

نائب مفتی — دارالعلوم کراچی

مفتی — دارالعلوم کراچی

دارالافتاء — فتوی نمبر ۲۹/۱۳۰۶ — مورخہ ۲۷/۱۰/۱۴۳۱ — ۷/۱۰/۲۰۱۰ — دارالعلوم کراچی